سمٹ بلائی گئی۔ اس میں اسلامی دستور پر اتفاق رائے ہو گیا۔ لیکن اس چیز نے مغرب کو' کلیسا کو اور کمیونسٹوں کو مضطرب کر دیا۔ وہ انتظار کرنے لگے کہ کوئی سیکولر محافظ نمودار ہو جائے۔ چنانچہ مصر کے نمونے پر جنرل نمیری کے تحت فوج نے ۲۵ مئی ۶۹ء کو تخت الٹ دیا۔ (اور مخالفین اسلام کی مراد بر آئی!) اس انقلاب سے پہلے اخوانیوں نے ۱۹۶۸ء کے انتخابات میں خاصی کامیابی حاصل کر لی تھی۔ (۱۰۹-۱۱۰)۔

کتاب کا آخری حصہ سوڈان کی داخلی تبدیلیوں' مختلف چہروں اور مسئلہ نفاذ شریعت کے سہ گونہ عمل پر روشنی ڈالتا ہے۔[1]

یہ سارا قصہ پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۔

لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

ساری دنیا میں ہماری داستان پھیلی چلی آ رہی ہے۔ مہدی سوڈانی کے مجاہدوں اور شہیدوں کے خون میں نہائی ہوئی خاک آج اگر اپنے اوپر اسلام کے شامیانہ نور کو قبول کرنے میں ناکام ہے تو اور کس سے کیا امید کی جائے۔

(ن ۔ص)

ڈیلفی سے سونے کی کان تک ۔ از حکیم سعید صاحب۔ ناشر: نونہال ادب ہمدرد فاؤنڈیشن پریس۔ ہمدرد سنٹر' ناظم آباد' کراچی صفحات ۱۷۱۔ مجلد مع ڈیزائن اور گردپوش۔ قیمت ۳۰ روپے (نہ نفع نہ نقصان کے اصول پر)

حکیم محمد سعید صاحب ایک طرف تو ذہنی سفر میں رہتے ہیں اور بڑی بڑی منزلیں مارتے ہیں' دوسری طرف وہ سیروا فی الارض میں بھی اتنی دلچسپی لیتے ہیں کہ "حیات گویا سفر کے سوا کچھ اور نہیں۔"

یہ سفرنامہ جس میں بچوں کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے' نہ صرف دلچسپ ہے بلکہ اتنی متنوع معلومات اپنے اندر رکھتا ہے کہ میں نے اسے پڑھا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ تعارفی تبصرے کے لیے کیا باتیں لکھوں۔ کوئی بیان جہاں سے پڑھتا' تقاضا کرتا کہ میرا تو ذکر کر ہی دو۔ لیکن پہلے حیران اور پھر از خود رفتہ ہو کر میں نے سب سے دامن چھڑایا اور بھاگ نکلا۔ اندازہ کیجیے کہ

---

[1] اس وقت سوڈان میں ایک انقلابی رو چلی ہے جس کے سربراہ حسن ترابی ہیں۔ اس مرحلہ اول میں بڑی خوبصورتی سے انھوں نے بعض اسلامی اصلاحات کر دی ہیں جنھیں معاشرے نے قبول کر لیا ہے۔

ایک مسافر نے جہاں گردی کے لیے کم سے کم ایک کروڑ روپے کی ہوائی ٹکٹیں خریدی ہوں گی۔ پھر کیا حساب اور کیا شمار!

کراچی سے ایتھنز' ایکرو پولس' ڈیلفی' یونان کے دانش ور' جمہوریہ جنوبی افریقہ' جوہانسبرگ' پرٹوریا' سونے کی کان ڈربن' کیپ ٹاؤن کا کتنا طویل سفر ہے۔ سفر ہی نہیں' یونان کی تاریخ کا سفر' یونانی پہاڑوں کے قصے' بقراط' ارسطو اور افلاطون کے کمالِ فن' ضمناً اقلیوس کا ذکر جو حضرت ادریس علیہ السلام کے شاگرد تھے' انہوں نے حضرت ادریس ہی سے بیماریوں کی پہچان اور ان کے علاج کا فن سیکھا اور پھر حکمائے یونان کے استاد بنے۔ شاگردوں کی تعداد ۴ ہزار تھی۔ پھر ہرکولیس کے ۴ کارنامے پڑھ کر تو حیرت چھا جاتی ہے (مگر سارا طلسم خیالی ہے)۔ حکیم صاحب کہیں ہوٹلوں کی شان بیان کرتے ہیں' کہیں مناظر کا قصہ' کہیں شخصیتوں (عالموں' دوستوں یا گائیڈوں) کا ذکر' پھر وہ سونے کی کان میں لے جاتے ہیں۔ وہاں جانے کے لیے ان کی نفیس طبیعت کو جو لباس جس طرح پہننا پڑا' اس واقعہ پر بڑی ہمدردی ہے۔ کان میں سرنگ جو تین کیلومیٹر لمبی ہے۔ زمین سے ہزاروں فٹ نیچے۔

کتاب کا وہ حصہ دردناک ہے۔ جنوبی افریقہ کی ریاست کا رقبہ ۴ لاکھ ۷۲ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۷۲ فیصد کالے ہیں اور بنتو کہلاتے ہیں۔ زیادہ مشہور قبیلہ زولو ہے۔ انگریز اور یورپی باشندوں کی کل تعداد آبادی کی ۱۹ فیصد ہے۔ یہی ۱۹ فیصد لوگ حکمراں ہیں اور نہایت ظالم قسم کے۔ جمہوریت کی یہ بھی ایک شان ہے کہ اقلیت اکثریت پر حکومت کرے بلکہ غیر ملکی اصل باشندوں پر حکمراں بنیں۔ سالہا سال سے کشمکش جاری ہے مگر اسے ظلم سے دبا دیا جاتا ہے۔ امریکہ اور مغرب سب ناجائز حکومت کے پشتیبان ہیں۔

حکیم صاحب کی کچھ خاص ملاقاتیں اپنے پاکستانی لوگوں سے ہوئیں۔ بڑی دلچسپ کتاب ہے۔

(ن۔ص)

معاشیاتِ اسلامی کے چوبیس قرآنی اصول: مصنف: محمد عظیم اللہ صاحب۔ ۱۱۰ نظام پور' گورکھپور۔ یو۔ پی انڈیا۔ صفحات ۱۸۴۔ قیمت درج نہیں۔

اسلام اور عالم پر زوال و تنزل کیوں آیا' تاریخِ عالم پر عمیق و گہری نظر رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس کی بڑی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کے دیے ہوئے معاشی نظام کو نظرانداز کر کے غیروں کے نظام ہائے معاش کو اپنا لیا۔ اسلامی معاشیات' جو انفاق فی سبیل اللہ' ایتاء' اعطاء' ایفاء' اکرام' ایثار اور احسان کا درس دیتی تھی' کو خیرباد کہہ دیا اور انسان بندۂ زر